ترجمۂ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

حاشیہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

اپنے اندر لیتے وقت اور قیامت میں مردوں کو نکالتے وقت' غرضیکہ زمین کے اس کھلنے پر زمینی مخلوق کی موت و زندگی وابستہ ہے یا مومنوں کے دل' جو آسمان نبوت کے فیض لیتے وقت شگفتہ ہو کر کھلتے ہیں' جن میں ایمان و عرفان وغیرہ کے باغ لگتے ہیں ١٦۔ فصل ۔ بمعنی فاصلہ ہے' یا ۔ بمعنی فیصلہ' یعنی حق و باطل میں فیصلہ کن کلام' یا کافر و مومن میں جدائی کرنے والی کتاب' خیال رہے کہ رب تعالیٰ نے آسمان و زمین کی قسم سے قرآن کی حقانیت بیان کی اور سورہ یٰسین میں قرآن کی قسم سے حضور کی رسالت بیان کی۔ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ. إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ' ایسے ہی قرآن کو فیصلہ کن فرمایا' اور حضور کو حاکم مطلق حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ معلوم ہوا کہ جیسے آسمان و زمین دونوں کی مدد سے جسمانی روزی ملتی ہے ایسے ہی قرآن اور حضور کی مدد سے روحانی روزی نصیب ہوتی ہے' جیسے کتب طب پر طبیب کی مدد سے' اور تعزیرات پاکستان پر حاکم کی مدد سے عمل ہوتا ہے' ایسے ہی حضور کی مدد سے قرآن سے فیصلہ ہوتا ہے۔ ١٧۔ چنانچہ کفار نے اسلام' قرآن' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبانی' مالی' بدنی' سنانی' تدبیریں کیں' لیکن ان کی تمام تدبیریں اسلام کی ترقی کا باعث بنیں' انہوں نے اعتراض کئے' رب نے جواب میں حضور کے اوصاف' قیامت وغیرہ کے دلائل دیئے' ان کے اعتراض تو فنا ہو کر رہ گئے' نعت کی آیات قیامت تک جگمگاتی رہیں گی' جنگوں میں اسلام کی فتح' کفر کی شکست حقانیت اسلام کی دلیل بن گئی ١٨۔ اس طرح کہ ان پر جہاد نہ کرو' چنانچہ ظہور نبوت سے چودہ برس بعد تک کفار پر جہاد نہ کیا گیا۔ صرف سمجھایا گیا' یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے

(بقیہ صفحہ ٩٤٣) مضامین' احکام' اسرار جو ناپید اکنار ہیں' اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ علم رب تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے' کہ رب نے دنیاوی مال دینے کا تذکرہ نہ فرمایا' بلکہ علم عطا فرمانے کا احسان فرمایا' اس علم کی برکت سے آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوئے' دوسرے یہ کہ حضور تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ انہیں رب نے پڑھایا' بڑے استاذ سے بڑے ہی شاگرد پڑھ سکتے ہیں' تیسرے یہ کہ حضرت جبریل حضور کے استاذ نہیں' وہ صرف پیغام لانے والے خادم ہیں' اسی لئے حضرت جبریل حضور کا ادب کرتے تھے' چوتھے یہ کہ حضور کا علم بہت اعلیٰ ہے جب شاگرد بھی کامل' استاذ بھی اعلیٰ کتاب بھی مکمل تو علم ناقص کیسے ہو سکتا ہے۔ پانچویں یہ کہ کوئی حضور کے برابر عالم نہیں ہو سکتا کہ حضور حق تعالیٰ کے شاگرد ہیں اور تمام مخلوق حضور کی شاگرد' رب فرماتا ہے۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ چھٹے یہ کہ انبیاء کرام کے بھول و نسیان بھی رب کی طرف سے ہوتے ہیں' جن میں ہزارہا حکمتیں ہوتی ہیں' سارے عالم کا ظہور آدم علیہ السلام کے ایک نسیان کی برکت سے ہے لہٰذا ہماری اور ان کی بھول میں بڑا فرق ہے' ہماری بھول نفسانی یا شیطانی ہے' ان کی بھول رحمت رحمانی حدیث لننسیٰ الخ۔ میں متشابہ صرف بھول میں ہے ٩۔ یعنی اپنی کمزوری کی بنا پر نہیں بھول سکتے' اگر رب چاہے تو بھولیں' لیکن رب نے چاہا نہیں لہٰذا آپ بھولے نہیں' (تفسیر خازن و خزائن العرفان) رب فرماتا ہے۔ إِنَّ عَلَيْنَا جمعه وقرآنه اور بھول بھی کیسے سکتے ہیں' کمزور حافظہ والے کی روایت حدیث معتبر نہیں' تو روایت قرآن کیسے معتبر ہو سکتی ہے' نیز حضرت ابو ہریرہ کو حضور نے دعا دے دی' تو وہ کبھی نہ بھولے' جو دوسروں کی بھول کو دور کر دے وہ خود کیسے بھول سکتا ہے' جہاں کہیں نماز وغیرہ میں حضور کو نسیان ثابت ہے وہ ظاہری نسیان ہے اور رب کی مشیت سے ہے جس میں ہزارہا حکمتیں ہیں ورنہ حضور کمزوری حافظہ' نسیان کی بیماری سے پاک ہیں ١٠۔ انسان کے اعمال و نیت کو یا ظاہری و پوشیدہ اعمال کو' یا اے محبوب تمہاری ظاہری پوشیدہ صفات کو جہاں تک کسی کے وہم و عقل کی رسائی نہیں' پہلی تفسیر سے معلوم ہوا کہ انسان کو ظاہر و باطن دونوں ٹھیک کرنے چاہئیں' جسمانی زندگی۔ قلب و قالب دونوں ٹھیک ہونے سے قائم ہے' ایمانی زندگی صورت و سیرت درست ہونے سے وابستہ ہے' دوسری تفسیر سے معلوم ہوا کہ مومن کو کچھ نیکیاں ظاہر کرنی چاہئیں' کچھ چھپ کر' نماز جمعہ و عید علانیہ پڑھو' تہجد خفیہ' تیسری تفسیر سے پتہ چلا کہ شخصیت محمدی سب پر ظاہر' حقیقت محمدیہ بجز رب کسی کو معلوم نہیں آج تک پتہ نہ لگا کہ سورج کی روشنی کس پاور کی ہے تو حضور کی پاور کون جانے ١١۔ اس طرح کہ دنیا کے تمہارے سارے کام آسان ہو جائیں گے' اس آسانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور نے بغیر ظاہری اسباب و کام کر دکھائے' جو ہماری عقل سے وراء ہیں' یا اے محبوب تمہاری برکت سے مخلوق کی مشکلیں آسان فرما دیں گے' اسی لئے صحابہ کرام ہر مشکل میں حضور کی خدمت میں فریاد کرتے تھے اور حضور کے تبرکات سے شفا حاصل کرتے تھے محشر میں بھی سب مخلوق مشکل آسان کرانے کے لئے حضور کے آستانہ پر جاوے گی' شفاعت چاہے گی' یوسف علیہ السلام کی قمیص سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوئیں' حضرت موسیٰ ہارون علیہما السلام کے تبرکات کی برکت سے بنی اسرائیل کو لڑائیوں میں فتح نصیب ہوتی تھی' ایوب علیہ السلام کی ایڑی کے پانی سے شفا ہوئی' یہ تمام چیزیں قرآن کریم میں مذکور ہیں' حضرت اسماعیل کی ایڑی سے پیدا شدہ پانی (آب زمزم) شفا ہے' مدینہ کی خاک شفا ہے' غرضیکہ محبوبوں کے تبرکات بھی حل مشکلات ہیں' و نبرک نبی کے مظہر ١٢۔ ذکر تذکیر سے بنا' تذکیر کے معنی ہیں یاد کرانا' یاد دلانا' نصیحت خیر خواہی یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو تمام شرعی احکام و عقاید یاد کرا دو' یا انہیں میثاق کے عہد و پیمان گزشتہ یا آئندہ قیامت تک کے واقعات یاد دلاؤ' یاد وہی دلاتا ہے جسے سب کچھ خود یاد ہو' یا مخلوق کی خیر خواہی کرو' خیال رہے کہ ذکر میں زمان یا مکان یا کسی خاص مخلوق کی قید نہیں' تو معنی یہ ہوئے' ہر ایک کو ہر وقت' ہر جگہ یاد دلاؤ' قیامت تک حضور کی تذکیر کا سلسلہ قائم رہے گا' علماء کے وعظ حضور کی تذکیر ہیں' نیز حضور کی تذکیر قولی بھی ہے عملی بھی' حضور نے بزرگوں کی یادگاریں منانے کا حکم دیا' عاشورہ کا روزہ حج کے ارکان' قربانی بزرگوں کی یادگاریں ہیں معلوم ہوا کہ عید میلاد' عید معراج' عرس' اعلیٰ چیزیں ہیں' کہ یہ سب تذکیر کی قسمیں ہیں ١٣۔ اور نصیحت کام تو ضرور دے گی' آپ کو ثواب کا' اکثر سننے والوں کو ہدایت کا' لہٰذا ضرور نصیحت کرو' خیال رہے کہ موجود شرط پر معلق کرنا تاکید کے لئے ہوتا ہے' جیسے اگر تو میرا بیٹا ہے تو عالم بن رب فرماتا ہے ان كان من بعد الله ثم كفرتم به اور حضرت یوسف کے گواہ نے کہا تھا ان كان قميصه قد من دبر الخ۔ حضور فرماتے ہیں اگر میری امت میں اولیاء ہوئے تو عمر ان میں سے ہیں' یعنی اولیاء ضرور ہیں' اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ضرور ان میں سے ہیں لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں تبلیغ بہر حال کی جائے ١٤۔ یعنی کفار مکہ میں بعض وہ ہیں جن کے دلوں میں خوف الٰہی کا تخم ہے' وہ عنقریب آپ پر ایمان لائیں گے بعض ازلی بدنصیب ہیں وہ کافر مریں گے' اور ایسا ہی ہوا اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ خشیت' اس خوف الٰہی کو کہتے ہیں جس سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہو' یہ ہی ایمان کا مدار ہے' دوسرے یہ کہ کسی تبلیغ سے سارے لوگ ہدایت نہیں پاتے' سورج سے سب نور نہیں لیتے' تیسرے یہ کہ نیک بخت کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل حضور کی طرف جھکے اگرچہ گنہگار ہو' چوتھے یہ کہ جو حضور کے دروازے سے محروم رہا' وہ بڑا بدنصیب ہے' اسے کبھی بھی ہدایت نہ ملے گی اسے رب نے اشقیٰ فرمایا' لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ رب کا خوف نصیحت سے حاصل ہوتا ہے' نہ کہ خوف کے بعد نصیحت'